سوال

(317)کاروبار پر زکوٰۃ، اور جو قرض لینا ہے اس پر زکوٰۃ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی جب وہ دکان کا کام شروع کرتا ہے تو اس وقت اصل رقم مبلغ ستتر (۷۷) ہزار روپے ہے۔ کچھ عرصہ کام چلتا رہا تو اصل رقم اس نے نکال لی اب لوگوں کی رقم سے کاروبار چل رہا ہے۔ اس صورت میں اب دکان میں ستتر (۷۷۰۰۰) ہزار کا مال ماجود ہے جب کہ اس نے جو سامان بطورِ قرض لوگوں کو دیا ہے اور لوگوں سے لینا بھی ہے وہ مبلغ ۶۷۰۰۰ ہزار ہے اور قرض بذمہ دکان مبلغ ایک لاکھ چھہتر ہزار (۱۷۶۰۰۰) روپے ہے تو اس صورت میں کتنی رقم کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ قرآن وسنت کے ساتھ اس کا حل بتائیں کہ زکوٰۃ کتنی بنتی ہے۔ (محمد حسن احسن) (۱۶ مارچ ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سال گزرنے پر دکان کی طرف منسوب سارے مال کا حساب لگا کر اڑھائی روپے فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ''سنن ابی داؤد'' میں حضرت سمرة بن جندب سے روایت ہے، فرمایا:

'فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کَانَ یَأمُرُنَا أَن نُخرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِی نُعِدُّ لِلبَیعِ۔' (سنن أبی داود، بَابُ العُرُوضِ إِذَا کَانَت لِلتِّجَارَةِ، ہَل فِیہَا مِن زَکَاةٍ، رقم: ۱۵۶۲، اسنادہ حسن)

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا جو مال خرید وفروخت کے لیے ہو اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔''

اور جو قرض لینا ہے اگر اس کے بروقت ملنے کی امید ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی اور جس قرضہ کے ملنے کی امید نہ ہو اگر وہ کئی سالوں کے بعد مل جائے تو اس صورت میں صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ (بحوالہ موطا امام مالک) اور دکان پر قرض کی صورت میں اگر اصحاب شرکاء کے ہاں وسعت ہے تو زکوٰۃ دینی پڑے گی ورنہ نہیں یہ بھی یاد رہے کہ مختلف اشخاص کی کسی شئے کا حکم مسئلہ زکاۃ میں ایک شخص کی شئے کا حکم ہے۔ چنانچہ بکریوں والی حدیث اس امر کی واضح دلیل ہے، شرکاء میں سے ہر ایک کی بکریاں نصاب تک نہیں پہنچتیں مگر اکٹھی ہونے کی صورت میں تکمیل نصاب سے زکوٰۃ پڑجاتی ہے۔ (موطأ مالک، بَابُ العَمَلِ فِی صَدَقَةِ عَامَینِ إِذَا اجتَمَعَا، رقم: ۵۵، صحیح البخاری............)

شرکاء دکان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے بقدر حصص سب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:289

محدث فتویٰ